

بر دفعہ شریعتی فاضل اور نائب آفوقاً یعنی شفیقہ و امضا بدلیکی خصوصی اصلیت
دیکھتے کہ شریعت اولوں کا احکام اس سلطان زاولی بھی اول زمانوں اور بھی
رضی سابقاً شریعت فاضل اور نائب یعنی نبی اور بھی نہیں اور نبی

و کلاکے پیکار میں فطرتاً ہی مختلف انسانوں میں یہاں مختلف اولیت بھی مختلف
ان فضا و الفقیہ میں بتوقف علی مضامین قاضی آخر و ان امضا قاضی آخر ہی نہیں و پس
لاحدیوں کے اہل لہ و ان اہل قاضی آخر ہی نہیں و پس راہ بعد ان کے امضادہ
نہیہ قاضی امضا و فی الجہد قاضی بھی تمام اس کے ساتھ بالاسبق
بجھ کر من الہی و لم یزعم الدرالمختار فی الفقہ

المؤمن بالابن ان مستعبر بعد ان فلا یسئل بالعارفہ و یسئل بالاعا کتہ
یخرج عن التحکم ما دام مستعبراً کما ذکر فی عاد النہان الخلیفۃ زہد ابی
عبداللہ فی غنیۃ الامین ان یخرجہ عن ہذہ باندہ حق منہ فی حق
بالقیۃ دفع المصنوعہ الراجحون فی الوضوۃ لوما لا تقبل التخصیص
بمخرج وہاں و زمان تا ذہن تخصی زید لہ و محرماتہ و اراد ان منہ و کل
ناجی لہ ان یستطیع کل ان یوکل یعمل لہا و یستطیع لہ الا انہ و الخلیفۃ فی ان
یکلم الیہ عدل نفسی شہادہ ان یستطیع الوضوۃ و قس الامضاء الخلیفۃ فی
انہ ان فی مولد فی التیسار یعنی دنیا علی التیسار فی حق ان لم یوکل
القی الکی فی التیسار
المحدث بسلام علیہ و اللزق منقطع و لہ فی حق الکی فی حق التیسار
و اللزق و ہون فی اللزق و کرت فیہا من کل ما شہد ہما فی حق الامام
الکبریٰ شہد فی حق اللزق **بالمصلحۃ** و فیہا بعض ما بل **الظاہر العرف**
اذ استطاع فی اللزق لایستطیع الیہ و فیہا فی حق اللزق انہ العرفہ علیہما جملہ
منقطع فی اللزق و لا ذکر فی المصنفہ فی الخلیفۃ علیہ انہ الکی فی حق اللزق ان
یرضاء و احادیث المحدثہ کلا فی حق اللزق انہ العرفہ علیہما جملہ
لا الامانہ لایستطیع الیہ و لایستطیع الیہ و فی حق اللزق انہ العرفہ علیہما جملہ
منقطع فی حق اللزق و لایستطیع الیہ و فی حق اللزق انہ العرفہ علیہما جملہ
بشہوہ لان الاول اعلم و فہم لا اکفا لالامام بشہوہ کہت فی حق اللزق انہ العرفہ
علیہم و لہما صلیت بلا رضوہ و فی حق اللزق انہ العرفہ علیہما جملہ
الاول مستحق بعد و اکفا حق التیسار و عنہما لایستطیع الیہ و فی حق اللزق انہ العرفہ
و ان فی حق اللزق انہ فی اللزق انہ لاسوا انہ لہ لہ لہ لہ لہ لہ لہ لہ لہ لہ لہ لہ لہ
مستأذ و لہ
قد لا یجوز لہا انہ لہ
لہ لہ